# ایک حدیث، اصول و نقد کی روشنی میں

(اظہار احمد تھانوی)

ایک مشہور کتاب "المنبہات" میں حسب ذیل حدیث ملتی ہے:-

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال حُبّب الیّ من دنیاکم ثلث الطیّب والنساء وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ۔ وکان معہ اصحابہ جلوسًا۔ فقال ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقت یا رسول اللہ! وحبّب الیّ من الدنیا ثلثٌ النظر الی وجہ رسول اللہ وانفاق مالی علی رسول اللہ، وان یکون ابنتی تحت رسول اللہ۔ فقال عمر رضی اللہ عنہ صدقت یا ابابکر وحُبّب الیّ من الدنیا ثلاثٌ الامر بالمعروف والنھی عن المنکر والثوب الخلق۔ فقال عثمان رضی اللہ عنہ صدقت یا عمر وحُبّب الی من الدنیا ثلثٌ اشباع الجیعان وکسوۃ العریان وتلاوۃ القرآن، فقال علی رضی اللہ عنہ صدقت یا عثمان حُبّب الی من الدنیا ثلث، الخدمۃ للضیف والصوم فی الصیف والضرب بالسیف فبینما ھم کذلک اذ جاء جبریلؑ وقال ارسلنی اللہ تبارک وتعالیٰ لما سمع مقالتکم وامرک ان تسالنی عما اُحِبُّ ان کنت من اھل الدنیا فقال ارشاد الضالین وموانسۃ الغرباء القانتین ومعاونۃ اھل العیال المعسرین وقال جبریلؑ یحب رب العزۃ

"ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں محبوب ہیں خوشبو۔ عورتیں، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے، حضورؐ کے پاس چند صحابہ تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ارشاد فرمایا، آپ نے سچ فرمایا اور مجھے تین چیزیں محبوب ہیں آپؐ کے چہرہ کا دیکھنا، اپنے مال کو آپ پر خرچ کرنا، اور یہ کہ میری بیٹی آپ کے نکاح میں ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا، سچ ہے اور مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔ امر بالمعروف، نہی عن المنکر، اور پرانا کپڑا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا، آپ نے سچ فرمایا، اور مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا، ننگوں کو کپڑا دینا۔ اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا آپ نے سچ فرمایا، اور مجھے تین چیزیں پسند ہیں، مہمان کی خدمت، گرمی کا روزہ اور دشمن پر تلوار، اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے، اور عرض کیا کہ مجھے حق تعالے شانہ نے بھیجا ہے، اور فرمایا کہ اگر میں (یعنی جبرئیل) دنیا والوں میں ہوتا تو بتاؤں مجھے کیا پسند ہوتا؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ بتاؤ عرض کیا، بھولے ہوؤں کو راستہ بتانا، غریب عبادت کرنے والوں سے محبت کرنا، اور عیالدار، مفلسوں کی مدد کرنا۔ اور اللہ جل جلالہ کو بندوں کی تین چیزیں پسند ہیں:-

اللہ کی راہ میں طاقت کا خرچ کرنا۔ اور

جل جلالہ من عبادہ گناہ پر ندامت کے وقت رونا۔ اور فاقہ پر صبر کرنا۔"
ثلث خصال بذل
الاستطاعۃ والبکاء
عند اللّٰہ امتنا و
الصبر عند الفاقۃ
(ص ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸
مطبوعہ اصح المطابع) (کراچی)

## المنبہات!

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی مشہور تصنیف ہے۔ اس کتاب کے مختلف ایڈیشن ہندوستان اور قسطنطنیہ میں چھپے۔ عرصہ ہوا حافظ محب اللہ صاحب پانی پتیؒ نے اس کا اُردو میں ترجمہ بھی کیا جو ۱۲۸۲ھ میں مطبع مصطفائی سے تیسری بار شائع ہوا۔ اسکے بعد اسکے مختلف ایڈیشن لکھنؤ و کانپور سے شائع ہوتے رہے۔

اس کتاب کا انتساب علامہ ابن حجر عسقلانیؒ المتوفی ۸۵۲ھ شارح بخاری کی طرف کیا جاتا ہے، چنانچہ ہندوستان کے مطبوعہ نسخوں میں سرورق پر اس کتاب کا نام "منبہات، ابن حجر عسقلانیؒ" ہی چھپتا رہا ہے اور خود ہندوستانی مطبوعہ نسخوں میں اس کتاب کی ابتداء میں یہ عبارت درج چلی جاتی ہے۔

"ھذہ منبہات مما صنفہ الشیخ
شہاب الملۃ والحق والدین احمد
بن علی بن محمد بن احمد العسقلانی
الاصل ثم المصری الشافعی الشہیر
بابن الحجر علی الاستعداد
لیوم المعاد"

لیکن یہ عبارت حافظ ابن حجرؒ کی نہیں ہے بعد کے کسی شخص نے لکھ دی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حافظ الحدیث علامہ ابن حجرؒ عسقلانی تشریح احادیث کے وہ زبردست امام ہوئے ہیں کہ اُن کے قلم سے نکلی ہوئی ایک ایک تصنیف مایۂ صد ناز ملت اور تاج زریں کی آب و تاب کا معیار پیش کرتی ہے۔ اسکے باوجود تذکرہ نویسوں نے ان کی تالیفات کے سلسلہ میں اس کتاب کا نام تک نہیں لیا۔ اور نہ خود ان کی تصنیف کا ایسا عام اور سوقیانہ معیار ہو سکتا ہے جس میں ضعیف اور موضوع احادیث ہیں، واعظانہ بذلہ سنجیاں اور ادبی طرز کے جملوں پر مشتمل نصائح ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسکے مؤلف ابن حجر عسقلانیؒ نہیں بلکہ ابن حجر مکی ہیتمی المتوفی ۹۷۴ھ ہیں۔ لیکن یہ بھی غلط ابن حجر مکی بھی اپنے وقت کے جلیل القدر اور مشہور و معروف مصنف ہوئے ہیں، اُن کی تصنیفات کی فہرست میں بھی اس کتاب کا کہیں نام و نشان نہیں ملتا۔

غرض ابن حجر عسقلانیؒ یا ابن حجر مکیؒ اپنے عہد کے نہایت نامور اور ممتاز علماء میں سے ہوئے ہیں۔ اول الذکر حدیث میں فائق تھے اور دوسرے فقہ میں ممتاز تھے، ان دونوں بزرگوں میں سے اگر یہ کتاب کسی کی تصنیف ہوتی تو ناممکن تھا کہ تذکرہ نویس اسکے ذکر سے خاموش رہتے، علامہ کاتب چلپی المتوفی ۱۰۶۷ھ جو عالم اسلام میں تصنیفات کی انڈکسی تیار کرنے میں بہت بڑے عالم خیال کئے جاتے ہیں، وہ اپنی مشہور تصنیف "کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون" میں اس کتاب کے مصنف کا نام:۔ "زین القضاۃ احمد بن محمد الحجی" لکھتے ہیں، تلاش و جستجو کے باوجود ان بزرگ کا سال ولادت و وفات، اور مزید زندگی کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔

اس کتاب کا اُردو ترجمہ مولانا ابو البیان حماد نے ۱۹۵۴ء میں "تازیانے" کے نام سے کیا۔ جو اصح المطابع کراچی کے

ادارے نے اپنے اہتمام سے شائع کیا ہے، کتاب کے
شروع میں عرض ناشر کے عنوان سے "مہتمم اصح المطابع"
نے مذکورہ ریویو کے بعد اس کتاب کے متعلق لکھا ہے، جو
بالکل حق بجانب ہے:۔

"بہرحال کتاب کے مطالعہ سے اتنا واضح
ہے کہ اس کتاب کا مصنف کوئی ناقد فن
محدث نہیں بلکہ ناصح اور واعظ ہے، اس لئے
ناظرین بھی اس کا مطالعہ محض نصیحت پذیری
اور موعظت اندوزی ہی کی غرض سے فرمائیں"

کتاب کے متعلق اس معروض کے بعد اب ہم مذکورہ حدیث
پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔ کتاب کے مصنف نے روایت کا سلسلہ
سند اور اس کا مستخرج بیان نہیں کیا، لیکن اس کا ابتدائی
حصہ یعنی:۔

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب والنساء وجعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔

"ایک مرتبہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں محبوب ہیں:۔ خوشبو۔ عورتیں، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"۔

حدیث کی کتابوں میں موجود ہے، مابعد کی تمام روایت تلاش
وجستجو کے باوجود کہیں نہیں ملی، ناقدین حدیث جہاں
اس مذکورہ ٹکڑے پر نقد وبحث کرتے ہیں وہاں مابعد کی
طول طویل روایت سے بالکل خاموش ہو جاتے ہیں۔

زین الدین عراقیؒ احیاء العلوم کے حاشیہ میں
فرماتے ہیں کہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔
"حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَ
قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ" یہ روایت لفظ ثلث
کی زیادتی کے بغیر نسائی اور حاکم مستدرک نے بیان کی ہے
حضرت انسؓ اس کے راوی ہیں، اسناد عمدہ ہے
البتہ عُقیلی نے اس کی تضعیف کی ہے"۔
(حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو احیاء العلوم باب آفات النکاح
وفوائد جلد ۲ صـ ۳۱)

ملا علی قاری اپنی مشہور کتاب "الموضوعات الکبیر" میں
فرماتے ہیں:۔

"حُبِّبَ الی من دنیاکم ثلث الطیب
والنساء وجعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ"

زرکشی نے کہا ہے کہ یہ روایت نسائی اور حاکم نے حدیث
انسؓ سے لفظ ثلث کی زیادتی کے بغیر بیان کی ہے۔ اور
سخاوی نے کہا ہے کہ لفظ ثلاث کی زیادتی مجھے اصل متن
حدیث میں تو کہیں نہیں ملی، البتہ کشاف کی تفسیر آلِ عمران
اور احیاء العلوم میں اس روایت کو ثلث کے ساتھ بیان
کیا ہے مگر حدیث کے طُرق میں تلاش وجستجو کے باوجود
مجھے یہ لفظ نہیں ملا۔ نیز علامہ سخاوی فرماتے ہیں کہ معنی
کے لحاظ سے بھی یہ لفظ ثلث کچھ بے جوڑ ہی ہے کیوں کہ
نماز دنیا میں کب شمار ہو سکتی ہے؟

یہ نقل کرنے کے بعد ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ:۔
"الفاظ حدیث کی صحت میں کلام نہیں کیا جا سکتا ہے
کیوں کہ احادیث شفاء کی تخریج میں سیوطیؒ نے لکھا ہے
کہ امام احمدؒ کے یہاں یہ حدیث بروایت حضرت عائشہؓ
اس طرح ہے:۔

"کان یُعجب نبی اللہ من الدنیا
ثلاثۃ اشیاء النساء والطیب والطعام"

سیوطی نے کہا ہے کہ اس روایت میں دو چیزیں
صحیح بیان ہوئیں اور ایک صحیح نہیں "النساء والطیب"
تو صحیح ہے "الطعام" درست نہیں۔
نیز سیوطی نے کہا کہ اس حدیث عائشہ کی سند صحیح
ہے مگر اس سند میں ایک شخص مجہول ہے جس کا نام نہیں
لیا گیا۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ان

روایت کی سند حسن ہوتی ہے اور معنوی لحاظ سے بھی لفظ ثلث کی زیادتی میں کوئی حرج نہیں معلوم ہوتا ہے۔
مطلب یہ ہے کہ چوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں میں نماز سے ٹھنڈک کا ہونا اِس دنیا میں ہوا، اِس لئے آپؐ نے گویا اسکو دُنیا میں سے فرما دیا۔
پھر اس پر بھی کوئی قطعی دلیل نہیں کہ روایت میں الصلوٰۃ سے مراد نماز ہی ہے، کیا عجب ہے کہ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد درود شریف ہو"۔
(الموضوعات الکبیر صنہ)
اِمداد الفتاویٰ جلد پنجم میں مولانا تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ "مقاصد حسنہ" میں مذکورہ متن حدیث نقل کرنے کے بعد کہا گیا ہے کہ اِس حدیث میں لفظ ثلث کی زیادتی سوائے دو جگہوں کے کہیں نہیں ملی، ایک احیاء العلوم میں، دوسرے کشاف کی تفسیر آلِ عمران میں، کافی جستجو اور تفتیش کے باوجود اس کے طُرُق میں لفظ ثلث کہیں نہیں ہے۔
چنانچہ زرکشی بھی اِسی کی تصریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظ ثلاث کہیں وارد نہیں۔
مرافعی کی تخریج میں بھی یہی ہے کہ اس کے مستند طُرق میں لفظ ثلاث نہیں ہے۔ کشاف کی تخریج میں بھی یہی ہے کہ لفظ ثلث کسی طریق میں بھی وارد نہیں۔
عراقی نے بھی یہی فرمایا کہ لفظ ثلث حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۱۰۳)
(مطبوعہ اشرف العلوم کراچی)
اِس تمام بحث سے مشترک طور پر یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو طیبؔ۔ نسآء اور صلوٰۃ پسند خاطرِ عاطر تھیں۔
ایک روایت میں بجائے صلوٰۃ کے "الطعام" ہے جو مرجوح قرار دیا گیا۔ ایک دو جگہ متن حدیث میں لفظ ثلث کی زیادتی پائی گئی اور جمہور علماء حدیث نے اُس کو منکر یا شاذ ٹھیرایا۔
روایات کے ذخائر میں تلاش بسیار کا نتیجہ یہ نکلا کہ نسائی اور مسند امام احمد بن حنبل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرغوبات پر مشتمل روایت کا صرف ابتدائی حصّہ مل سکا۔
اُس سے آگے خدا جانے روایت کا یہ سلسلہ کہاں سے چلا کہ حضرات خلفاء راشدینؓ اور پھر حضرت جبرئیل امین اور اللہ سُبحانہ وتعالےٰ تک جا پہنچا۔ درایتہً اس پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رغبت وپسند کے بعد حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی اپنی پسند کیوں پیش فرمائی؟ خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو ایک ایک ادائے پیغمبرانہ کے مقابلے میں اپنی تمام خواہشات و مرغوبات پر لات مار دینے والے تھے۔ ایسے ہی حضرت جل وعلیٰ کی پسند کے مقابلہ میں یہ تمام پاکباز مجمع اپنی اپنی پسند پر کیوں قائم رہنے لگا تھا، مرضیِ الٰہی کے مقابلہ میں اطاعت گذاروں کے لئے اپنی انفرادی مرضی اور پسند کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
زیادہ سے زیادہ اس روایت کی حمایت و جواز میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کسی نے حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر حضرات خلفاء راشدینؓ کے حالات و مذاق کو تاریخ و سوانح سے اخذ کرتے ہوئے اپنے خیال سے ان کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ باتیں بطور روایت بیان کر دی ہوں، یعنی ایسے موقع میں اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مذاق کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو وہ غالباً یہ تین خصلتیں پسند فرماتے زیارت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنے مال کی قربانی، اپنی صاجزادی کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح (الیٰ آخرہ)

لیکن ظاہر ہے کہ کسی کی طرف اسکے مذاق کو منسوب کرتے ہوئے اس سے وہ روایت بیان کردینا کس قدر قبیح و مذموم طریقہ ہے، موضوع احادیث کی راہیں کچھ اسی قسم کی تاویلوں کے سہارے کشادہ ہوئیں

یہی روایت عربی ادب کی ایک مشہور کتاب القلیوبی تالیف علامہ احمد شہاب الدین قلیوبی میں بھی ملتی ہے۔ اور وہاں روایت منبہات کی روایت سے زیادہ مبسوط و عریض ہے۔

یہ کتاب عربی ادب میں ایک عمدہ کتاب ہے، مگر روایات و مندرجات کے لحاظ سے المنبہات کی طرح قطعاً غیر مستند ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کیلئے قلیوبی کی بیان کردہ روایت کا اس جگہ نقل کرنا بھی غالباً غیر موزوں نہ ہوگا۔ ملاحظہ ہو:۔

## عجیبۃ!

| عربی | ترجمہ |
|---|---|
| قال صلی اللہ علیہ وسلم | "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم |
| حُبّب الیّ من دنیاکم | نے ارشاد فرمایا، تمہاری دنیا |
| ثلاث النساء والطیب | میں سے مجھے تین چیزیں محبوب |
| وقرۃ عینی فی الصلوۃ | ہیں، عورتیں، خوشبو، اور میری |
| فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ | آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔ |
| وانا حُبّب الی ثلث | حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا، مجھے |
| النظر الیک والجلوس | یہ تین چیزیں مرغوب ہیں:۔ |
| بین یدیک وانفاق | آنحضرت کی زیارت کرنا۔ |
| مالی الیک ـ وقال | آنحضرت کے سامنے بیٹھنا، |
| عمر رضی اللہ عنہ و | اور اپنا مال آنحضرت پر قربان کرنا |
| انا حُبّب الی ثلث | حضرت عمرؓ بولے، مجھے یہ تین |
| الامر بالمعروف | چیزیں محبوب ہیں، امر بالمعروف |
| والنھی عن المنکر | نہی عن المنکر۔ حق بات کہنا اگرچہ |
| والقول الحق وان کان | تلخ ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ |
| مُرّاً ـ وقال عثمان رضہ | نے فرمایا، مجھے یہ تین چیزیں |
| وانا حُبّب الی ثلث | پسند ہیں۔ کھانا کھلانا، |
| اطعام الطعام و | السلام علیکم کو عام کرنا، اور |
| افشاء السلام والصلوۃ | رات کو جب لوگ سوتے ہوں |
| باللیل والناس نیام | تہجد پڑھنا۔ حضرت علی رضی اللہ |
| وقال علی رضی اللہ عنہ | عنہ نے فرمایا، مجھے یہ تین باتیں |
| وانا حُبّب الی ثلث | پسند ہیں۔ تلوار کی ضرب، |
| الضرب بالسیف | مہمان کی جستجو، گرمی میں روزے |
| واقتراء للضیف | حضرت جبرئیل نازل ہوئے |
| والصوم فی الصیف | اور فرمایا، مجھے یہ تین باتیں |
| فنزل جبرئیل ع | پسند ہیں:۔ |
| وقال حبب الی | امانت ادا کرنا۔ پیغام الٰہی |
| ثلث اداء الامانۃ | کا پہونچانا، اور مسکینوں کی محبت |
| وتبلیغ الرسالۃ | پھر فرمایا کہ اللہ تعالے ارشاد |
| وحب المساکین | فرماتے ہیں:۔ |
| ثم قال وان اللہ | مجھے یہ تین باتیں پسند ہیں:۔ |
| تعالی یقول انا حبب | ذکر میں مشغول زبان، شکر |
| الی ثلث لسان | گذار دل، مصیبتوں پر صبر |
| ذاکر وقلب شاکر | کرنے والا جسم۔ یہ بات |
| وبدن علی البلاء | جب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ |
| صابر ـ فلما بلغ | کو معلوم ہوئی، تو بولے:۔ |
| ذلک اباحنیفۃ | ہمیں یہ تین باتیں پسند ہیں |
| رحمہ اللہ تعالی | طویل راتوں میں علم حاصل |
| قال وانا حبب الی | کرنا۔ بڑائی اور تکبر سے بچنا |
| ثلث تحصیل العلم | اور دنیوی امور سے دل خالی |
| فی طول اللیالی، | رکھنا۔ جب امام مالک |
| وترک التعاظم | رحمہ اللہ علیہ کو یہ معلوم ہوا |
| والتعالی ـ وقلب من | تو فرمایا:۔ |
| امور الدنیا خالی ـ | مجھے یہ تین پسند ہیں:۔ |
| فلما بلغ ذلک الامام | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم |

مالک رحمہ اللہ تعالیٰ قال وانا احبب الی ثلث مجاورۃ الرسول فی روضۃ وملازمۃ تربتہ وحجرتہ و تعظیم اھل بیتہ وعترتہ فلما بلغ ذلک الامام الشافعیؒ قال انا احبب الی ثلث عشرۃ الناس بالتلطف وترک ما یؤدی الی التکلف والاقتداء بطریق التصوف فلما بلغ ذلک الامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ قال انا احبب الی ثلث متابعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اخبارہ والتبرک بعظیم انوارہ والسلوک بالادب فی سنتہ وآثارہ ۔

کی مجاورت، آپ کی قبر شریف اور حجرہ مبارکہ کا قرب اور اہلِ بیت کی تعظیم ۔ اور جب امام شافعیؒ رحمہ اللہ کو یہ حدیث معلوم ہوئی تو فرمایا:۔ "مجھے یہ تین چیزیں پسند ہیں لطف و مہربانی کے ساتھ عورتوں کی معاشرت، ان باتوں سے گریز جو تکلف کی طرف لے جانے والی ہوں اور تصوف کی راہوں کی اقتداء ۔ امام احمد بن حنبلؒ کو جب یہ معلوم ہوا تو فرمایا' مجھے یہ تین چیزیں محبوب ہیں:۔ اخبارِ رسول میں متابعت، آپ کے عظیم انوار سے برکت کا حصول اور آپ کے آثار و سنت میں ادب کے ساتھ راہ کا سلوک"

* * *

میں نے منبہات والی روایت کا ترجمہ "فضائل نماز" مصنفہ استاذنا الامجد حضرت مولانا محمد زکریا مدظلہم شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور۔ میں بھی دیکھا' اس کتاب میں یہ ترجمہ بحوالہ منبہات ابن حجرؒ لکھا گیا ہے ۔ استفادہ کی غرض سے حضرت الاستاذ دام مجدہم کی خدمت میں منبہات کا انتساب علامہ ابن حجرؒ کی طرف اور اس روایت کے مخرج اور صحت وضعف کے متعلق سوال کیا گیا۔ شیخ نے باوجود اپنی علالت اور ضعف بصارت کے عذر کے جو جواب عنایت فرمایا، وہ بہت سی الجھنوں اور پیچیدگیوں کا بہترین حل اور محققانہ اشارات کے ساتھ قولِ فیصل کی حیثیت رکھتا ہے جو ناظرین کے افادہ کے لئے درج ذیل ہے:۔

عنایت فرمایم سلمہٗ ۔ بعد سلام مسنون! عنایت نامہ پہنچا اپنے امراض کی وجہ سے کئی سال سے تقریباً معذور ہوں ۔ ضعفِ نگاہ، نزول الماء اور دورانِ سر کا عارضہ روزافزوں ہے جس کی وجہ سے کتب کی مراجعت بہت دشوار ہے ۔

فضائل نماز میں یہ مضمون جیسا کہ اس میں حوالہ دیا گیا ہے' منبہات ابن حجرؒ سے لکھا گیا ہے ویسے علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں بھی اسی قصّہ کو ذکر کیا ہے، اصل روایت محب طبری کی ریاض نضرۃ سے چلی ہے اسی سے قسطلانی نے لیا ہے، اسی سے غالباً منبہات میں بھی لیا گیا ہوگا ۔

منبہات کے متعلق ہندوستان کے قدیم نسخوں میں جس پر سابق علماء کی تصحیح اور حاشیہ بھی ہے ابن حجر عسقلانی ہی لکھا ہے اسکی وجہ سے کچھ اشتباہ نہ ہوا۔ بعد میں یہ دیکھا کہ اس پر کچھ لوگوں نے اشکال کیا ہے لیکن دلیل میں کشف الظنون کا سن وفات نہ لکھنا، کوئی دلیل نہیں ہے کاتب کی غلطی سے بھی چھوٹ سکتا ہے اور متعدد جگہ کشف الظنون میں ایسا ہوا ہے' علامہ جزری کی کتاب النشر فی القرأت العشرؒ کے متعلق بھی اسی طرح سنہ کا لفظ لکھ کر چھوڑ دیا ہے' اور کئی جگہ ایسا ہوا ہے ۔ بہرحال یہ تو کوئی دلیل نہیں ہے ۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی مؤلفات میں تہذیب التہذیب' اور لسان المیزان کے اخیر میں اسکو شمار کیا ہے' البتہ یہ اشکال ضرور ہے' کہ اس کتاب کی روایات حافظؒ کی شان کے مناسب نہیں ہیں اگرچہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تصوف میں جاکر سبھی حضرات ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور یہ رسالہ تصوف کا ہے ۔ حضرت تھانویؒ نے بہشتی زیور کے دسویں حصّہ میں اس کو کتب مفیدہ میں شمار کیا ہے ۔ والسلام

جلد نمبر ۲۷ ـــــ شمارہ نمبر ۷

دارالعلوم دیوبند کا علمی دینی اصلاحی ماہنامہ

# دارالعلوم

## جولائی ۱۹۶۴ء

نگرانِ اعلیٰ
حضرت مولانا محمد طیب صاحب مدظلہٗ

مدیر
(ابن الانور) سید محمد ازہر شاہ قیصر

رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ۱۵ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

چندہ سالانہ

ہندوستان سے ـ پانچ روپئے ۲۵ نئے پیسے

پاکستان سے ـ پانچ روپئے ۲۵ پیسے

ممالک غیر سے 15/ شلنگ

فی پرچہ 50 نئے پیسے (PER COPY. 50.N.P.)

طابع و ناشر
سید محمد ازہر شاہ قیصر مطبوعہ یونین پریس دہلی
مقام اشاعت دارالعلوم دیوبند

## فہرست مضامین



## ضروری اطلاعات!

(۱) وعدے پر رسالہ جاری نہیں کیا جائے گا جو خریدار لکھیں گے کہ اُن کی وی پی نہ بھیجی جائے وہ چندہ بھیجنے والے ہیں اُن کا نام رجسٹر سے کاٹ دیا جائیگا۔ (۲) قدیم وجدید خریدار وی پی کا انتظار نہ کریں، وی پی کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے منی آرڈر سے اپنا چندہ روانہ کریں، کوپن پر اپنا نام و پتہ معہ نمبر خریداری خوشخط لکھیں (۳) قدیم خریدار ۵ تاریخ تک اپنا چندہ روانہ کردیں اکثر خریدار ۱۵ تاریخ کے بعد چندہ بھیجتے ہیں جبکہ اُنکے نام وی پی جا چکی ہوتی ہے اس طرح خواہ مخواہ دفتر کو صرفۂ وی پی کا نقصان ہوتا ہے (۴) ہندوستانی خریدار انگریزی کی ۲۵ اور پاکستانی ۳۰ تک رسالہ کا انتظار کریں، ان تاریخوں تک رسالہ نہ ملے، تو شکایتی خط لکھیے، ان تاریخوں سے پہلے یا بعد میں لکھے ہوئے خطوط کی تعمیل نہیں کیجائے گی (۵) ختم خریداری کی اطلاع پاکر فوراً اپنا چندہ روانہ کیجیے